

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 اِنَّا نَعْمَلُ بِیَدِیْنِنَا اَنْعَمَ عَلَیْکُمْ اِنَّا نَعْمَلُ لَکُمْ  
**الفصل**  
 روزنامہ  
**ALFAZL**  
 Rabwah  
 قیمت  
 جلد ۵۲  
 ۱۸  
 ۲۱ شعبان ۱۳۸۱ھ  
 ۲۱ صلیح ۱۳۸۱ھ  
 ۱۲ صیحا ۱۲ ہے  
 ۶ نمبر ۶

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اید اللہ تعالیٰ

## کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ، ڈاکٹر ذرا سواجر صاحب —

ریوہ ۶ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

لات نیسند اچھی طرح نہیں آتی بے چینی رہی۔ لٹھانی کئی بھی تکلیف ہے۔

اجاب بجماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عالمہ عطا فرمائے۔ امین اللہم آمین

مبلغ امریکہ چوہدری عبدالرحمن صاحب بنگالی

کی عملات اور درخواست دعا

امریکہ سے بذریعہ اطلاع ملی ہے کہ مبلغ اسلام محکم چوہدری عبدالرحمن خان صاحب بنگالی کو بہت پرگنے سے کٹائی پر چوٹ آئی ہے اسباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ لے کر محکم چوہدری صاحب موصوت کو اپنے فضل سے جلد مکمل صحت عطا فرمائے اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق سے نوازے۔ امین دوکالت بمبئی

## وقف جدید سال ہفتم

سیدنا حضرت امیر المومنین اید اللہ تعالیٰ عنہ العزیز کا بیغام آب ۲ جنوری ۱۳۸۱ھ کے الفضل میں ملا سطر فرمایا ہے۔ وقف جدید سال ہفتم کے وعدہ جات اپنی جماعت کے تمام افراد سے لے کر میں قدر جلد ممکن ہو سکے سبھو ادیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (دناظم مال وقف جدید ریوہ)

## محترم میاں محمد الدین صاحب کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

محترم میاں محمد الدین صاحب مورخہ ۲ جنوری ۱۳۸۱ھ بروز جمعرات بوقت تقریباً ۵ بجے شام بمجرہ ۱۰ سال اپنے گاؤں مانگٹ اویئے صلے گوجرانوالہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو گرام سندھ میں اپنے پوتے عانت اللہ صاحب کاؤٹھٹ کے پاس رہائش پذیر تھے۔ جلد سالانہ پر درجہ تشریف لائے۔ اور جلد سالانہ میں شمولیت کے بعد اپنے گاؤں مانگٹ اپنے تشریف لے گئے۔ دینیاتی دیکھیں صلعمہ ۸۸

# فری ٹاؤن میں جماعت احمدیہ کی پندرہویں سالانہ کانفرنس کا انعقاد

## کانفرنس میں احمدی اہباب کے علاوہ سیرالیون کے وزیر تعلیم وزیر سماجی امور فری ٹاؤن کے میئر کی شرکت

### ہر مسند اصحاب کی طرف سے جماعت احمدیہ کی عظیم شان اسلامی خدمات کا اعتراف

فری ٹاؤن سیرالیون مغربی افریقہ — جماعت احمدیہ سیرالیون کے جنرل سیکریٹری صاحب بذریعہ اطلاع فرماتے ہیں: "جماعت احمدیہ سیرالیون کی پندرہویں سالانہ کانفرنس تین دن جاری رہنے کے بعد مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۳۸۱ھ کو نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی، فالحمد للہ علی ذالک

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تینوں روز بہت کثیر تعداد میں اہباب کانفرنس کے اجلاسوں میں شریک ہو کر مستفیض ہوئے اس کانفرنس کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ اس میں سیرالیون کے موقود عمیر السلام کے پوتے محکم صاحبزادہ مرزا اصیغ احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی

دریں نہ کہنے اور آخر دم تک نظام خلافت کی حفاظت کرتے چلے جانے کا عہد کیا

جماعت نے ایک خاص رقم بذریعہ عقیدت کے طور پر محکم صاحبزادہ مرزا اصیغ احمد صاحب کی خدمت پر پیش کی جو اسی وقت صاحبزادہ صاحب نے موصوت نے بطور عطیہ تحریک کر دیں اور فرمادی تاکہ یہ رقم اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں کام آسکے۔ اہباب جماعت نے آپ کے اس اقدام پر آپ کی خدمت میں بدیہ تحسین پیش کیا

کانفرنس ایک ایسی اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوئی جو محکم مولوی علام نبی صاحب مانگٹ نے کرائی۔ کیونکہ محکم صاحب نے صاحب بوجہ عملات آخری اجلاس میں شرکت نہ اسکے تھے اہباب جماعت سے ان کی شغایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

سیرالیون ریوہ نے کانفرنس کی مجلس کا گزارا کی کونٹری

ریوہ کا مومک غم سے یہاں ایس چھایا ہوا ہے۔ اور گاہے گاہے بھی بارش ہو رہی ہے۔

کانفرنس کے موقع پر مسلسل پانچ روز تک رات کی خاموش گھنٹیوں میں باقاعدگی سے نماز تہجد ادا کی گئی۔ جس میں سیرالیون کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے مندوبین میں سے ۹۰ فیصد اہباب پورے التزام کے ساتھ شریک ہوتے رہے۔

جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون محکم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے بھی عملات کے باوجود کانفرنس میں شرکت فرمائی۔ آپ نے جملہ اہباب سے فرمایا کہ اسلام کو سر بلند رکھنے کی خاطر فری ٹاؤن سے بڑی قربانی کے بھی

مصدق احمد پشاور پشور نے ضیاء الاسلام ریوہ میں چھپو اگر دفتر الفضل دارالرحمت غزنی ریوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ریوہ  
مورخہ ۶ جنوری ۱۹۶۴ء

### سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فیصلہ

اختیار و دعوت دہلی نے ایک نہایت معقول ادارہ بنائے کیا ہے جس کا مقصد روزانہ "ایٹھ ماہ" کے دن اپنی اشاعت ۱۲ ماہ میں نقل کیا ہے۔ ذیل میں ہم اس ادارہ کی آخری عبارت نقل کرتے ہیں۔

"اسی طرح جیسا آپ اس راہ کی پہلی پونہ پر غور کریں گے تو آپ محسوس کریں گے کہ اس ملک میں کوٹھڑوں کو ڈولوں کی تعداد میں مسلمان آباد ہیں جو اسلام پر یقین رکھنے ہیں اور اسپرٹل پیرا ہٹا اپنا ایمان بگھنے ہیں۔ یہ مسلمان ملک کی ایک ایک کھیتی میں بگھرتے ہوئے ہیں اور معمولی سی تربیت و اصلاح سے اسلام کے کارکن بن سکتے ہیں۔"

اسی طرح ملک کی وسیع غیر مسلم آبادی میں ایک بڑی تعداد ایسی ہے جو خدا کے وجود، زندگی اور نبوت کے احساس اور پیغمبروں اور الہامی کتابوں کی ضرورت کے متذوق ہیں اور اس کے سامنے ان مختلف تہذیبی تشویش و تعبیر پریشانی کی جا سکتی ہے اس کے علاوہ حکومت کا دستور جارحانہ نہیں بلکہ اس میں اس بات کی پوری گنجائش ہے کہ اسلام کے عقائد و تعلیمات کی آزادی سے تبلیغ کی جا سکے۔

اب آئیے پھر اپنے نفسی الجھن پر غور فرمائیے۔ آپ کو ہندوستان میں یہ کوشش کرنا ہے کہ اسلام یہاں غالب ہو اس کے ساتھ آپ یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ اسلام کسی جبراً و زور و زیادتی سے غالب نہیں کیا جا سکتا بلکہ صرف دلی کو فتح کر کے یہ مقصود حاصل ہو سکتا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ اگر آپ اپنے کام میں متعلق ہیں اور آپ کے تادریہ حالات کا مطالعہ کیا ہے تو آپ اپنے کام کو بہتر دائروں میں تو لازمی طور پر ترجیح دے سکیں گے۔

۱۔ غیر مسلموں تک اسلام کا پیغام نہ پہنچے گا۔

۲۔ مسلم سماج کے اخلاق و کردار کا اصلاح اور ان کے اتناؤں کو بہتر بنانا۔

۳۔ سماجی زندگی میں محبت اور غیر تعصبی کا احساس ابھارنا تاکہ آپ کی اچھی باتوں کو سننے کے لئے لوگوں میں آمادگی پیدا

ہو سکے اور تاکہ لوگ جان لیں کہ اسلام کو مان لینے کے بعد اس کی عملی تشکیل کتنی پسندیدہ ہیں۔

ان تینوں دائروں کے علاوہ ایک چوتھا دائرہ سیاست کا بھی ہو سکتا ہے کہ جمہوریت سے جو حقوق ہمیں عطا کئے ہیں ان سے پورا فائدہ اٹھا کر ہم ملکی نظام میں آہستہ آہستہ وہ باتیں داخل کریں جنہیں ہم ضرورت قرار دیتے ہیں یا ان باتوں کو خارج کریں جو منکرات کہلاتی ہیں لیکن اس جو خطہ سیاسی دائرہ کے سلسلے میں بعض لوگوں کو اختلاف بھی ہو سکتا ہے اس لئے اسے اخلاقی مسئلہ قرار دے لیجئے لیکن باقی تین امور میں شاید ہی کسی کو اختلاف ہو۔"

(دعوت دہلی بحوالہ ایٹھ ماہ ۱۲ ماہ ص ۳۷)

آج سے ساٹھ سال پہلے یہی بات اس سے بھی وضاحت کے ساتھ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کے سامنے رکھی تھی اور ان کو دعوت دی تھی کہ وہ اس زمانہ میں جو "جہاد فی سبیل اللہ" کے مواقع حاصل ہوتے ہیں ان سے فائدہ اٹھائیں۔ وہ زمانہ انگریزی حکومت کا زمانہ تھا۔ اور تقریباً اس زمانہ میں مسلمانوں کو تبلیغ اسلام کی جو آزادی حاصل تھی وہ جو "جہاد" میں حاصل نہیں ہے۔ ایسا مسلم ہونا ہے کہ زمانہ کو ملے مار کر مسلمانوں کو مجبور کر دیا ہے کہ وہی طریق اختیار کریں جس کی رہنمائی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام آج سے ساٹھ سال پہلے کی تھی۔

پہر حال میں بڑی خوشی ہے کہ مودودی جماعت اب بھی اسی کارا اسی صراط مستقیم کی طرف آرہی ہے جس پر جماعت احمدیہ اس وقت سے کاموں ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ تمام دنیا میں اعلائے کلمۃ اللہ کا فریضہ ادا کر رہا ہے۔ باوجودیکہ خود مودودی صاحب نے مسلمانوں کو اس سیدھے راستے سے بھٹکانے کے لئے کوئی دقیقہ فرود نہیں کیا اور علاوہ مودودی صاحب نے سبیلِ قلابا زیاں کھائی ہیں اور ابھی تک وہ میکینا دیلی سمیت کاسبار لینے کی کوشش کئے چلے جاتے ہیں۔ اس ضمن میں وزیر داخلہ جناب اللہ خاں کا ایک تازہ بیان ملاحظہ ہو۔

"پنٹ ورس ۲۰ دسمبر - وزیر داخلہ خاں جناب اللہ خاں نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی جمہوریت میں قطعاً کوئی یقین نہیں رکھتی، مولانا مودودی کبھی بھی جمہوری طریقہ سے جماعت کے سربراہ منتخب نہیں ہوئے اور جس سے یہ جماعت معرض وجود میں آئی ہے وہ اس کے سربراہ چلے آ رہے ہیں آپ نے کہا جماعت کے قول و فعل میں بڑا تضاد ہے جماعت اعلیٰ اوقات سیاسی تنظیم کاروبار دھار لیتی ہے کبھی نہیں ادارہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے اور موقوف عمل کی مشابہت سے اپنی پوزیشن تبدیل کرتی رہتی ہے۔"

خان جناب اللہ خاں نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ماضی میں جماعت کے تعلق جو کچھ بیان کیا تھا وہ اس کی ایسی کتابوں اور لٹریچر میں سے تھا، جب ایک اخباری نمائندہ کے ذریعہ داخلہ کا توہم جماعت کی طرف سے عائد کر دیا اس الزام کی طرف دلائل کی ان کی رپورٹ سے مدد کی جا رہی ہے اور رپورٹ سے انہیں جماعت کے خلاف مواد چھپا جا رہا ہے تو آپ نے کہا کہ جماعت کے نقل اور اس کے مواعظ میں خود بہت نمایاں تضاد موجود ہے، خان جناب اللہ خاں نے جماعت اور اسکے

امیر مولانا مودودی کی طرف سے منتقلی کی ہماری ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک مذاق کے لئے لکھی نہیں کیونکہ مولانا نے اپنی کتابوں میں خود ایسے طریقوں کی مذمت کی ہے آپ نے کہا کہ مولانا مودودی اکثریت کی حکمرانی تھی کہ جمہوریت میں بھی یقین نہیں رکھتے، وہ حال تک مجلسوں، جلسوں اور قراردادوں کے جمہوری طریقوں کی مذمت کرتے رہے ہیں لیکن اب انہوں نے ان طریقوں کی مذمت کرنا بند کر دی ہے کیونکہ اب یہ ان کے اپنے مطلب کے لئے مفید نہیں خان جناب اللہ خاں نے کہا کہ صورت حال یہ ہے کہ جماعت کی تنظیم کی اساس جمہوریت پر نہیں اور اس کا جمہوری اصولوں کے مطابق انتخاب نہیں ہوتا، آپ نے کہا کہ جب مولانا مودودی اپنی تنظیم میں جمہوریت پر عمل نہیں کرتے وہ دوسروں کو جمہوریت کے دوسرے منہ سے دیتے ہیں۔"

(تولڈ وقت ۱۲ ماہ ص ۳۰ صفحہ آخری)

اس کے باوجود ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مودودی صاحب بھی آخر کار اس طریق پر آجائے پر مجبور ہوں گے جو جماعت اعلیٰ کا طریق ہے اور جس کی رہنمائی آج سے ساٹھ سال پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے کی تھی۔

(باقی صفحہ پر)

اگر جناب کو عقل و خرد سے بین نہیں تو یہ سمجھئے کہ یہ رینگنا ہے طیر نہیں

وہ کہہ رہے ہیں کہ تو اس سے کریں گے پیا سیلطنت ہے خدا کی چہن کی سیر نہیں

بے ہیں ہمیں اس کے جناب مولانا وطن تو غیر بہ جمہوریت کی خیر نہیں

بلند ہوتی ہے رپوہ سے بھی اذان بلال کوئی کلید نہیں ہے یہ کوئی دیر نہیں

وہ آگے بڑھ کے اسے بھی گلے لگا لیتے اگر سمجھتے کہ تنویر کوئی غیر نہیں

# اسلامی معاشرہ

تقریریں مولوی غلام باری صاحب سیف بڑو قلم کارانہ ۱۹۶۳ء

محرم مولوی غلام باری صاحب سیف لکچرار جامعہ اجریہ روہتے مورخہ ۲۷ دسمبر کو جامعہ اجریہ کے جلسہ سالانہ میں جو تقریر فرمائی۔ اس کا مکمل متن افادہ اجاب کے لئے درج ذیل کیا جا رہا ہے۔

يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله حق تقاته ولا تاتوا منكم جبيناً ولا تفرقوا واذكروا نعمة الله عليكم اذ كنتم اعداءً فالت بين يديكم فاصبحتم بذمتهم اخواناً وكنتم على شفا حفرة من النار فالتقوا فلو لم يكن الله ليكنتم تهودون . ولتكن منكم امة يمدعون الى الخير يا مردن يا معرورث ويصهون عن المنكر اولئكَ هم المفلحون . (آل عمران ع ۱۱)

## موضوع کی تشریح

بزرگام کے مطابق یہ اس وقت "اسلامی معاشرہ" کے متعلق کچھ عرض کرنا ہے۔ معاشرہ معاشرے سے مفاد کے وزن پر مصدر ہے یا مفاعلم کا خاصہ ہے کہ اس میں خیرین کی شرکت ضروری ہوتی ہے۔ لہذا معاشرہ کے معنی ہونگے باجماع مل کو زندگی بسر کرنا اسلامی معاشرہ سے مراد یہ ہوگا کہ اسلام کی وہ ہدایات یا تعلیم جو اس نے باجماع گزارنے کے متعلق اور اس تعلیم کے تقیم میں جو معاشرہ پیدا ہوا۔ وہ بھی ہمارے آج کے موضوع کا حصہ ہوگا۔

## اسلامی معاشرہ کے چند امتیازی اوصاف

اسلام ایک ناگیرہ مذہب ہے یہ کسی خاص قوم یا نسل یا رنگ و نسل کا مذہب نہیں ہے۔ یہ تمام ہی نوع انسان کی بھلائی کے لئے نازل ہوا۔ لہذا اسلامی معاشرہ کسی خاص قوم یا نسل کے افراد پر مشتمل نہیں ہوگا اپنی راست اور عہد گیری کے لحاظ سے اس سوسائٹی کا دائرہ بر مسلمان کے لئے کھلا ہے۔ اس سوسائٹی کا فرد اگر ایک قریشی ہے تو معاشرہ کا رہنے والا بالکل بھی ہے۔ اگر سدا انصاری ہے تو معاشرہ میں تو سبب رومی کے حقوق ہی اس میں محفوظ ہیں۔

## اس سوسائٹی کے غیر بنیاتی شرائط

اس سوسائٹی کے برکے لئے صرف مسلمان ہونا شرط ہے۔ جو کسی کسی نے خدا کی توحید اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کیا وہ اس کا ممبر بن گیا۔ اور اس اقرار کے ساتھ ہی اسے تمام حقوق حاصل ہونگے جو اس کے پیشرو کو حاصل تھے۔ حریت شریف میں آتا ہے مقدار ان عمرو کندی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کی یا رسول اللہ! اگر میری کسی کا فر سے مجھ بھیڑ ہو جائے وہ مجھ کو کے میرا ہاتھ کاٹ دے اور میرے وار سے بچنے کے لئے درخت کی اوٹ میں ہوگا اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر دے۔ تو کیا اس کے اس اعلان کے بعد بھی میں اس سے لڑا جا سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اگر نہیں۔ اب اگر تو اس سے لڑنا ہے تو کیا دہلے تو کا فر ہوگا۔ اور وہ مسلمان۔ (بخاری جلد ۱۳ ص ۱۸۱) لہذا یہی خدا کی توحید کا اعلان اور اس کے رسول کی رسالت کے اقرار سے ہر انسان اس

## قرآن انبیاء

حضرت صاحبزادہ مرزا احمد صاحب مدرس صدر انجمن احمدیہ پاکستان روہتہ

حضرت صاحبزادہ مرزا انبیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا وجود جماعت کے لئے بے حد باہر تھی اور نافع الناس وجود تھا۔ آپ نہ صرف جماعت کی ترقی اور تربیت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے بلکہ درویشوں کی خدمت ان کے اہل و عیال کی نگہداشت۔ طالب علموں پر خیال دہر سکینوں کی حاجت روائی کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے تھے اور ان نیک کاموں میں حصہ لینے کے لئے احباب جماعت کو ترغیب دیتے رہتے تھے۔ حضرت موصوفت کے ان نیک کاموں کو جاہل رکھنے کے لئے حضرت امیر المؤمنین ایہہ اللہ تعالیٰ نے کی اجازت اور منظوری سے "قمر الانبیاء" نام کے نام سے خزانہ حلد انجمن احمدیہ میں ایک مد کھولی گئی ہے جس میں اس سلسلہ میں موصول شدہ جملہ رقم جمع ہوئی گی۔ اور حضور ایہہ اللہ تعالیٰ کی منظور فرمودہ کمیٹی کے ذریعہ خرچ ہونگی۔

میں اس اعلان کے ذریعہ جملہ احباب جماعت سے بڑنور اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس سحر یک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور ان کاموں کو جاہل رکھنے کے لئے جو قمر الانبیاء کو مرغوب تھے انہیں ہرگز خزانہ کے نام پر جمع ہوا کر مٹن فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ سے ہم سب کو اس نیک کام میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری ان کوششوں کو قبول فرمائے آمین

سوسائٹی کا ممبر بن جانا ہے

## دوسرا امتیازی وصف

اسلام جو کچھ ایک مذہب ہے اور مذہب کے اہم خرائض میں سے ہے کہ وہ ان اصول کو بیان کرے جو انسانی معاشرہ کے لئے بمنزلہ اسلحہ ہوں۔ لہذا جہاں وہ ہمیں معاشرہ کا ایک جذبہ فرزندیشی تعلیم دیتا ہے وہ تری صراحت سے ہمیں یہ بھی آغوش کرتا ہے کہ دیکھو تمہاری تمام تر ذمہ داریاں اور انہماک دنیا کے لئے۔ جو جائے۔ ورنہ خدا سے غافل ہو جاؤ گے اور آئندہ دل زناک آلود ہو جاؤ گے۔ اور نورانیت میں ملکہ پیدا ہوگا۔ قرآن مجید نے سورہ کہف میں دجال کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ اس کا تمام انہماک دنیوی امور کی طرف ہوگا۔ اور دنیا کی طرف سے بالکل غافل ہوگا۔ فرمایا۔

الذین ضلّ سعيهم في الحياة الدنيا وهم يحسبون انهم يحسنون صنعا اولئكَ الذين كُفروا بايات ربهم ولقاءه تحبطت اعمالهم فلا نفق لهم يوم القيامة وزنا۔ (سورہ کہف ع ۱۷)

یہ اسلامی معاشرت انسان کو جذبہ توجہ ضرور دینا چاہئے۔ وہ گنوارین دور کرتی ہے۔ اس عرض کے لئے میںوں اس کام کو نہ لے سکتا ہوں بلکہ انہوں میں کھیل چھینا رکھے کہ نہ چلیں بخش کاچی نہ کریں۔ ایسے کو کھٹے پر نہ سوئی جس کی منڈیر

نہ ہو سکی اس نے اپنے افراد کو بھی اظہار سے بھی منع فرمایا کہ اس سے دنیاوی انہماک پیدا ہو کر دل پر زناک نہ لگائے۔ سوتے چاندی کے بن اور دم کے لئے یعنی کپڑے اور پھلے لیا سول سے معافیت کی ایسی عرض ہے۔ تعیثت اور نعمت میں نعمت کے نتیجہ میں اسلامی معاشرت پیدا نہ ہوگی۔ اسلامی معاشرت میں کردار کی تعمیر اور مستوی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے پر زور ہوگا۔ تعیثت اور نعمت میں انہماک کو صحیح یہ معاشرہ نہیں آدیتا۔

صفت شہادہ، ولی اللہ صاحب مروت دہلوی جنس حضرت سیح موعود علیہ السلام نے، رسول صدی کا مجدد قرار دیا ہے۔ ان کا کتاب حجۃ الوداع میں آداب معاشرت کے عنوان کے تحت فرماتے ہیں

لوک عجم قہر و کسرت کے طور پر اظہار سے بھی کیونکہ وہ دنیا کی نشانی میں رہے کہ جب انہماک رکھتے تھے اور اس فانی حیات پر مطمئن تھے۔ یہ طرق اللہ کے نزدیک سخت ناپسندیدہ ہے اس لئے شارع علیہ السلام کی یہ کوشش تھی کہ مسلمانوں کو اس قسم کی زندگی اور لوازم سے بچایا جائے کیونکہ اس کا نتیجہ ان عجمی اقوام کے حق میں یہ ثابت ہوا کہ انہوں نے خدائے پاک کو جان کا رب سمجھا لیا تھا اور دنیاوی ترقی ان کا واحد نصب العین ہو گیا۔ دنیاوی تعیثت کے وہ انتہائی دلدادہ تھے۔ اس لئے ضروری تھا کہ ان اقوام کے عش پرستی کے متعلق جو تعیثت اختیار کئے۔ ان میں سے موٹی موٹی باتیں مسلمانوں کے لئے حرم کر دی جائیں۔ جیسے ریشمی کپڑے وغیرہ

دعوت اللہ اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت سیح موعود علیہ السلام کا اپنا طرز عمل تو یہ تھا کہ انہوں نے ضرورت کے لئے قادیان میں مکان بنوانے کا حاجت ہوئی تو حضور کی ناکہ دیتی کہ اینٹوں اور چھوڑوں پر پیدہ خرچ کیا جائے۔ آنتہی کام کر لو جس سے چند روزہ زندگی بسر ہو جائے۔ تجارت تیر بندی اور نشتہ دزد سے صاف کر لیا تھا حضور نے اسے روک دیا اور فرمایا۔ "بعض تکلف ہے اور ناسخ کی درنگ نہ ہے محترم کو" (ملفوظات جلد دوم)

## تیسرا امتیازی وصف

انسان پہلے جذبہ تھا۔ اس کے اندر معاشرہ کا بہترین خرد بننے کی صلاحیت بھی لگائی تھی۔ معاشرہ کے نظام کو توڑنا اس نے

بعد میں سیکھا حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام نے  
لقد خلقنا الانسان في احسن تقويم  
تم رد دندہ اسفل سافلین سے یہ استفادہ  
کیا ہے اور فرمایا :-

وكان ان آيات من معلوم ہوتا  
ہے کہ وہ وحشی بعد میں بنا  
(ملفوظات جلد سوئم ص ۱۸۱)  
ہذا اس نظریہ کی رو سے ہم یقین رکھتے  
ہیں کہ انسان کا معاشرتی زندگی اختیار کرنا  
اور اس بارہ میں کسی صناعی کے یا پابندی کرنا  
اس کی شہرت میں دلچسپی نہ لیتا کیا گیا ہے۔

### چوتھا امتیازی وصف

انسان فطر تاملی الطبع ہے۔ دوموں  
کے تعاون کے بغیر وہ اپنے لئے لوازم حیات ہم  
نہیں پہنچا سکتا اسی لئے شرک نے باہمی تعاون  
کا حکم دیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے  
ہیں :-

” انبیاء و علیہم السلام کی بعثت کی  
ایک مشترک غرض یہی ہوتی ہے  
کہ اپنی نوع انسان اور اخوان  
کے مخلوق اور محبت میں ایک  
خاص رنگ پیدا کیا جائے۔“

(ملفوظات جلد سوئم ص ۹)  
رہبانیت (یعنی الگ تھلک رہنا) تو  
بزدلی اور زندگی سے فرار ہے۔ مل جل کر  
رہنا دوسروں کے بوجھ کو برداشت کرنا  
اور ان سے عہدہ برآ ہونا صحیح اسلامی نظریہ  
ہے۔

### پانچواں امتیازی وصف

اسلام کے کامل مذہب ہونے کی ایک  
یہ بھی دلیل ہے کہ اس نے معاشرہ کے تمام تر کجی  
عناصر کو بارہ میں ہمیں تفصیلی ہدایات دیں۔  
اس نے ہمیں بتلایا کہ معاشرہ میں باپ کا یہی  
مقام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے  
ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے شرک کے بعد سب سے بڑا  
گناہ باپ کی نافرمانی ہے۔ اسلام نے  
ہمیں بتلایا کہ بہترین معاشرہ وہ ہے جس  
میں اولاد کی نیکوئی کی جائے پڑوسی کے بارے  
میں اس قدر تاکید فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ  
عزیر وسلم فرماتے ہیں مجھے یہ نینالی ہوا مشاہد  
پڑوسی کو شہر داروں کی طرح وارث بھی  
قرار دے دیا جائے گا۔ اسلام نے ہمیں بتلایا  
کہ اسلامی معاشرہ وہ ہے جس میں مزدوری  
اجرت اس کا سبب ہو کہ ہوسٹے سے پہلے  
کہ دی جائے اور ساتھ ہی مزدور کو بھی  
سمجھایا کہ تم غلام کے حقوق کی شہرت پاسکتے  
ہو جب خدا کے حق کے ساتھ ساتھ اپنے آقا  
کا بھی حق ادا کرو۔ اسلام نے ہمیں بتلایا کہ  
اسلامی معاشرہ میں ہتھیاری کے کجی فرائض ہیں

اسلام نے ہمیں معاشرہ کے کمزور افراد کے حقوق  
سے بھی ہم گاہ فرمایا۔ اس نے ہمیں متنبہ کیا کہ  
اگر تم اپنے ان خاک آلودہ بھائیوں کو اپنے  
کی کوشش نہ کرو گے تو تمہارے نظام معاشرہ  
میں خلل واقع ہو جائے گا۔ (سورہ محمد)  
الغرض سوسائٹی کے ہر فرد اور ہر شخص  
کے متعلق اس نے ہمیں تفصیلی ہدایات دیں کہ جن  
پر عمل کی صورت میں ہماری اس دنیا کے آس  
گل میں جنت کی نعمتیں برسر ہو سکتی ہیں۔

لیکن ان سب کا برآباد بننا نہیں منوط ہیں  
یہی نہیں ناممکن ہے۔ بعد انہیں چند  
امور کے متعلق ہی عرض کر سکتا ہوں گا۔

### اسلامی اخوت

اب میں تفصیلاً یہ بیان کرنا چاہتا ہوں  
کہ اسلامی سوسائٹی میں ایک فرد کا دوسرے  
سے کیا تعلق ہے اور ایک کا دوسرے پر کیا  
حق ہے۔ مضمون کی ابتدا میں میں نے جو آیات  
پیش کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ  
ہماری اس امت کو یاد کرو کہ وہ تم کس طرح ایک  
دوسرے کے خون کے میلے تھے۔ ہم نے  
اسلامی معاشرہ کے بانی کو بھیج کر ہمیں بھائی  
بھائی بنا دیا اور یہ تو آپ من چکے ہیں کہ حضرت  
مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ انبیاء کی بعثت  
کا مشترک مقصد اپنی نوع انسان میں باہمی اخوت  
اور محبت ہے۔ پس ہر وہ فرد جو مسلمان ہوتا  
ہے وہ دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ سورۃ  
حجرات میں فرمایا کہ :-

انھا المؤمنون اخوة  
سب مؤمن آپس میں بھائی بھائی  
ہیں۔ (حجرات ۱۰)  
اس سوسائٹی میں ایک عہدہ دوسرے کا بھائی  
ہے۔ اس سوسائٹی کے آدم حضرت محمد مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم سوسائٹی کے افراد کو یوں  
مطالب فرماتے ہیں :-

” لا تقاتلوا اولادنا و اولادنا  
ولا ہمتا غصوا و اولادنا سدا  
کو نولعھا بالله اخوانا “  
(ترمذی باب ماجاء فی الخصال)  
دیکھنا آپس میں قطع تعلق نہ کرنا۔ ایک  
دوسرے کو پیچ نہ دکھانا اور باہمی بغض و حسد  
بھی نہ کرنا۔ اللہ کے بندہ بھائی بھائی بن جاؤ۔  
اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام  
کا فرمان یہ ہے :-

” اب تم میرا ایک نئی برادری  
اور نئی اخوت قائم ہوتی ہے  
یہ کچھ اسلئے منقطع ہونگے ہیں۔  
خدا تعالیٰ نے یہ توہین بنائی ہے۔  
جس میں امیر و غریب یکے کے جوان  
پوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں  
پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ

اپنے سوز بھائیوں کی قدر کریں  
اور عزت کریں اور امیروں کا  
فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد  
کریں اور ان کو فیذا و زویل نہ  
سمجھیں کیونکہ وہ بھی بھائی بھائی  
ہیں گو باپ جدا جدا ہوں مگر آواز  
تم سب کا روحانی باپ ایک ہی  
ہے اور وہ ایک درخت کی  
شاخیں ہیں۔“

(ملفوظات جلد سوئم ص ۳۲۹)

اب آپ واقعات کی دنیا میں اس اسلامی  
اخوت کے مظاہر دیکھئے اس معاشرہ کا ایک طبقہ  
یعنی ہر جہاں عین میں لٹے پٹے پہنچے تو ان کی  
بے سرو سامانی دیکھی نہ جاتی تھی۔ ایک صحابی نے  
سے ہائین ناز و محبت میں زندگی گزارا کی تھی جب  
انہوں نے ہجرت کرنا چاہی تو ظالم حکمران نے پکڑے  
تاک بھی اتروا لئے کہ یہ عیسائی کی کنٹی سے تم یہ  
نہیں لے جا سکتے (جس طرح مسلمانوں کے ساتھ ۱۹۴۹ء  
میں مشرقی پنجاب میں ہوا تھا) چنانچہ وہ لوگوں  
زیں کر کے آگے تھے وہ تحقیق باپ صلی اللہ  
علیہ وسلم تھے اس صحابی کو دیکھتے تو اب دیدہ  
ہو جاتے کہ یہ اس زندگی کا عادی نہ تھا۔ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک ہاجر اور ایک  
ایک انصار کا کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیا۔  
خود فرمائیے سوائے اسلام کے ان کے درمیان  
اور کو کسرا شہر تھا۔ جب موافقہ قائم ہو چکی  
تو انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ ہمارے  
بھائی بن چکے ہیں۔ ہماری نصف زمینیں ان کی  
اور نصف ہماری۔ آپ نے فرمایا یہ ہر جہاں  
تا جہاں ہمیں کھیتی باڑی کے عادی نہیں انصار  
نے کہا کام ہم کریں گے اور آمدنی کا نصف انکا  
ہوگا لیکن ہاں جو زمین نے اپنے بھائیوں کے لئے  
بوجھ بنا گوارا نہ کیا اور اپنے ہمیشہ تجارت بنا  
گئے۔ دونوں فریقوں کا باہمی سلوک ملاحظہ  
کیجئے ایک اپنی نصف جائیداد پیش کرتا ہے لیکن  
دوسرا بھائی پر بوجھ نہیں پند نہیں کرتا لیکن حضرت  
عبدالرحمن بن عوف کے بھائی سعد بن ربیع نے  
عبدالرحمن کو دی۔ پورا لے کر ڈھونڈو تو دنیا کی  
تاریخ میں اس کی مثال نہ ملے گی۔ انہوں نے  
حضرت عبدالرحمن سے کہا :-

” آپ میرے بھائی ہیں میرا نصف  
مال آپ کا ہوگا۔ اور دیکھو میری  
دو بیویاں ہیں ایک کو میں طلاق  
دیدتا ہوں عدت گزار جائے تو  
تم اس سے نکاح کر لینا۔“  
ترمذی ابواب السرو والعلی باب  
ما جاء فی موافقۃ الاسلام

بتلائے ایسا بہتار آدم کی اولاد میں نہیں  
دیکھتے ہیں کیا مال تو مال اپنے جسم کا ایک حصہ  
کاٹ کر اس کے حوالہ کرنے کو تیار ہیں اور اس  
عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اخوت

کا بھی ایک نظارہ کیجئے۔  
ایک دن اخوت کے وقت لوگوں نے سنا  
یہ جہاں لکھا نا چنا حضرت عبدالرحمن نے فرمادہ میں  
ڈالنا اور نہ لگ گئے۔ تم لگے سے نیچے نہ اتار لو  
نے وہ دریاقت کی تو فرمایا اپنے وہ بھائی باڈ گئے  
جو کس پر کسی کے عالم میں ہی دینے سے شخص ہر گز  
مصعب بن عمیر یاد آگئے احد بن شریہ ہونے تو  
تن ڈھانٹے کو کتنے بھی بے سیر نہ تھا۔ ان کا کابل سر کی  
طرف سرکا دیا اور باڈوں پر گھاس ڈال دیا تھا لیکن  
ہمارے صلے اس دنیا میں پک گئے اور ہم ان کو  
چن رہے ہیں۔ قرآن کے دنوں میں انہیں بھی کسی  
کی تنگی کو یاد کر کے کون روتا ہے اور ان کے  
درمیان سوائے اسلامی اخوت کے اور کیا رشتہ  
تھا کہ جب ان کی یاد آئی تو اللہ لگے میں الٹ جاتا  
ہے کتنا پیار تھا اس اولاد کو آپس میں اور انکی  
کتی اٹلے تربیت کی تھی ان کے روحانی باپ نے  
اللہم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک  
و سلم انک حمید مجید۔ (باقی)

### لیڈر

(تقریباً)

جس بات کو لکھ کر لوں گا میں ضرور  
تعلق نہیں وہ بات خدا کی ہے تو ہے  
(سید موعود علیہ السلام)

آخر میں ہم موعود صاحب اور موعود  
جماعت کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اس میں  
کوئی اہمیت کی بات نہیں ہے کہ اگر آپ لوگوں کے  
اندازے غلط ثابت ہوتے ہیں اور موعود صاحب  
نے اب تک غلط رہائی کی ہے تو کوئی ہرج کی بات  
نہیں اب جبکہ زمانے نے ثابت کر دیا ہے کہ اسلامی  
رہنہ وہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے  
آپ کی جماعت نے اختیار کیا اور جو پھر سے کئی  
کا ماضی ثابت ہو چکا ہے تو چاہئے کہ جتنی حد تک  
اس صحیح راستہ کو اختیار کیا جائے خاص کر جبکہ  
دعوتِ دہلی نے جو بھارت کی جماعت اسلامی کا توہان  
ہے اس طریق کو اختیار کرنے میں کسی اہمیت کو نہیں  
اہمیت کیا۔

ان موعود صاحب اور ان کی جماعت پان  
بھی ”دعوت“ دہلی کے موعود صاحب کو پاکستان  
میں اختیار کرنے اور سیاست سے پہلے ہی کو  
ہمیں یقین ہے کہ وہ مسلمانوں کے لئے کچھ نہ کچھ  
صحیح کام ضرور کریں گے ورنہ اب تک تو  
جو قولا بازیان کھاتی ہیں وہ فسادی الارض  
ہی کو صرف نہیں بلکہ خود موعود صاحب کے  
متعلق حسن ظن کو نقصان پہنچانے والی ہی ثابت  
ہوتی ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے  
وہ اخبار الفضل کو خرید کر پڑھے

# جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء کی مختصر و مداد

## مختلف دینی اور تربیتی موضوعات پر بزرگان جماعت اور علمائے سلسلہ کی اہم تقریریں

۲۶ دسمبر — پہلا اجلاس

مورخہ ۲۶ دسمبر جماعت احمدیہ کے ۶۲ ویں جلسہ سالانہ کا دوسرا دن تھا۔ آج کا پہلا اجلاس ساڑھے نو بجے صبح زیر صدارت محترم قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے۔ صدر شعبہ خلافتی پنجاب لہور شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا جو محکم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ مدراں رائڈ ہاؤس کی۔ بعد ازاں رشید احمد صاحبی راولپنڈی نے حضرت نسیف علیہ السلام کی اتالی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنانی

### ذکر جمید کے موضوع پر حضرت ڈی پی ایمان محمد شریف صاحب کی تقریر

تلاوت و تنظیم کے بعد حسب پروگرام سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک بزرگ صحابی حضرت ڈی پی محمد شریف صاحب نے ذکر جمید کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام کے سادگ زمانہ کے وہ نہایت ایمان افروز حالات بیان فرمائے جو زیادہ تر آپ کے ذاتی مشاہدہ پر مبنی تھے۔

### سیرت حضرت مسیح موعود پر

محکم مولوی شریف احمد صاحب امینی کی تقریر آپ کی تقریر کے بعد مبلغ مدراں محکم مولوی شریف احمد صاحب امینی تقریر کے لئے تشریف لائے۔ دراصل پروگرام میں اس وقت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی تقریر رکھی گئی تھی، مگر چونکہ وہ قابل سے جلسہ پر تشریف نہ لاسکے اسلئے ان کی جگہ محکم امینی صاحب نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ و دلچسپ زندگی جو کم دیکھنے والے برسر میں پیش نہیں ہوتی ہے روحانیت، اخلاق، فاضلہ محبت، اسلام اور عشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پھولوں

سے بھر پور ہے۔ حضور کی زندگی کا ہر ذرہ اور ہر پہلو ہی حضور کی صداقت کا ثبوت ہے اور ہمارے لئے نونہ اور مشعل ہدایت کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ کی پاکیزگی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ اگر آپ نے اپنی زندگی کو جو ایک مکمل ہوئی کتاب کی حیثیت رکھتی تھی بحالین کے سامنے بطور حجت پیش کیا اور مخالفین کو اس پر کسی پہلو سے بھی کوئی نکتہ چینی کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ مکرم امینی صاحب نے نہایت عمدگی کے ساتھ حضور کی سیرت کی سند و حدیث ذیل دس اہم خصوصیات کو پیش کیا۔

- ۱۔ ہمدردی اسلام
- ۲۔ اپنے حقدار دشمن پر کمال لقیں
- ۳۔ اللہ تعالیٰ کے سائق شکر کی محبت
- ۴۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بے نظیر عشق
- ۵۔ قرآن مجید کے ساتھ خاص عشق
- ۶۔ دوستوں سے نہایت کرم و ایثار اور مشفقانہ سلوک
- ۷۔ مخالفوں اور دشمنوں سے عفو کا سلوک
- ۸۔ اکرام ضعیف
- ۹۔ مخلوق خدا سے ہمدردی
- ۱۰۔ غیر معمولی قوت قدوسی اور حفاظتی کوشش

محکم امینی صاحب نے مندرجہ بالا تمام پہلوؤں پر بڑی اچھی طرح روشنی ڈالی۔ آپ نے اپنی تقریر میں شروع سے آخر تک حضور علیہ السلام کے اشعار حضور کے کلمات طیبات اور مختلف واقعات کی ایمان افروز مثالوں کو اپنی عمدگی اور روانی کے ساتھ پیش کیا کہ حاضرین جلسہ نے اس تقریر کو غیر معمولی دلچسپی اور اگے بڑھنے کے ساتھ سنا۔

### محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تقریر

گیارہ بجے محکم امینی صاحب کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب تقریر کے لئے تشریف لائے۔ آپ کی تقریر کا موضوع

یہ تھا کہ ”کیا نجات کفارہ پر موقوف ہے“ آپ نے سب سے پہلے ایک عام قسم مثال کے ذریعے سے مسئلہ کفارہ کو دائرہ عمومی اور پھر مسئلہ کفارہ کے متعلق مختلف علمی نظریات کا تجزیہ کرتے ہوئے بتایا کہ عیسائیت کا نظریہ نجات نہایت ہی تاریک اور مایوس کن ہے۔ اس کے مطابق انسان کبھی اللہ تعالیٰ کا دھماکا حاصل نہیں کر سکتا بلکہ اس کی پیدائش ایک ایسی بلاکت اور سخت کا پیغام بن کر رہ جاتی ہے اور کفارہ کے متعلق عیسائی نظریات کی بنیاد جن امور پر رکھی گئی ہے وہ نہایت مایوس کن اور درخبر ثابت شدہ امور ہیں۔ تاریخی شواہد سے انہیں ثابت کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی فلسفیانہ اور سائنسی اور عقلی دلائل سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے سینٹ پال (پولس) کے دراصلی کلام کے نظریہ کی حقیقت کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ یہ عمومی دعویٰ ہے کہ فطرت انسانی میں گناہ کا میلان پایا جا سکتا ہے مگر غلط ہے میلان فطری حصول لذت کی طرف ہے اور جب مذلتی سلیم بدل جاتا ہے تو لذت بھی گناہ کی حدود سے نکل کر نیکیوں کی عملداری میں داخل ہونے لگتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جبکہ ایک مادہ پرست عبادت کے تصور سے بھی گھبراتا ہے۔ ایک عارف عابدت کی تمثال میں اللہ کے اپنے معبود کے حضور سجدہ ریز ہو جاتا ہے اور اس پر مشقت عبادت میں ایسی لذت لگتا ہے کہ اسے لفظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (وہ بے اختیار کہہ اٹھتا ہے کہ

”ہمارا رہشت ہمارا احمد ہے ہماری اگلے لذت ہمارے خدا ہیں کیونکہ ہم نے اسے دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی ہے دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ عیان بننے سے ملے اور یہ فعل خریدنے کے لائق ہے۔ اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔“ آپ نے دلائل کے ساتھ ثابت کیا کہ عیسائی نظریہ کفارہ نہایت ناقص دعوؤں کا

ایک حیرت انگیز ثبوت ہرگز ہے ان دعوؤں کو دیکھ کر ایک عام انسان کو تو ہنسی آسکتی لیکن دراصل یہ ہنسی کی بات نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ پر ایک اتنا بڑا ہتھیان ہے کہ خرابی ہے کہ زمین و آسمان پھٹ جائیں یہی وجہ ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے اس عقیدہ کے نتیجے سے آگاہ کیا تو آپ کا دل یہ عقیدہ رکھنے والوں کی بلاکت کے خیال سے ایسا درخند ہوا کہ خود خدا نے عرش نیلا لگا کر، داخلک بائع انفسک علی آثارہم ان لم یؤمنوا بهذا الحدیث اسفا۔

### اسلامی معاشرہ کے موضوع پر مولوی

علامہ باری صاحب سیف کی تقریر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تقریر کے بعد محکم مولوی علامہ باری صاحب سیف کی تقریر کا خلاصہ یہ ہے

”اسلامی معاشرہ“ کے موضوع پر اپنی تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اسلامی معاشرہ کی ایک خصوصیت عبادت ہوتی ہے اور اس طرح یہ خصوصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے صحابہ میں ہیں نظر آتی ہیں۔

آپ کی تقریر کا مکمل متن ان دنوں قسطوار لفظی میں شائع ہو رہا ہے اس لئے اس کا خلاصہ یہاں بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

محکم امینی صاحب کی تقریر کے بعد یہ اجلاس نماز جمعہ اور نزع عصر کی ادائیگی کے لئے برخاست ہوا۔

### تقریب شادی

مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۶۳ء کو پانچ بجے شام میرے بڑے بھائی محکم محمد اعظم صاحب شیخ تعلیم الاسلام سکول راولپنڈی کی شادی کی تقریب عمل میں آئی جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم ایس ایم ایس اور انجن احمد پانٹن نے بھی شہینہ فرما کر رشتہ کے باپ بنتے ہوئے کی دعا فرمائی۔ ۳۰ دسمبر ۱۹۶۳ء کو دعوت و میہ ہوئی۔ محکم اعظم صاحب کا نکاح کوثر پروین صاحبہ بنت صوبیدار شیخ زین احمد صاحب (مروم) سے جو کہ بیابان محراب ایم ایم صاحب میڈیاٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول راولپنڈی کی کھانجی ہیں۔ بیٹا جمال الدین صاحب شمس نے ازراچہ سندھ کو پڑھا تھا صاحب سے رشتہ کے باپ بنتے ہوئے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محکم محمد اعظم صاحب کی شادی کا واقعہ مذکورہ منضم جامعہ احمدیہ راولپنڈی



# وصایا

نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظور سی سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت کے متعلق کسی جیت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر مندرجہ ذیل مفصل سے آگاہ فرماویں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان

**نمبر ۱۳۳۸** میں دوست محمد ولد عطاء محمد قوم بھٹی پٹنہ زمیندار کی عمر ۵۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چارکوٹ ڈاکخانہ کلکتہ کی وصیت پانچ سو روپیہ آج بتاریخ ۲۳/۳/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری جائیداد منقولہ غیر منقولہ حسب ذیل ہے زمین پٹنہ کمالی جس کی قیمت ۵۰/۵۰ روپیہ ہے بھینس چار عدد جن کی قیمت ۸۰۰/ روپیہ ہے بیل دو اور اس کی قیمت ۳۰۰/ روپیہ کوٹھا ایک عدد قیمت ۴۰۰/ روپیہ ہے غنہ پتین دان جن کی قیمت ۲۰۰/ روپیہ ہے گو یا کراہم ۱۰/۱۰ چوڑھ سو تیس روپیہ بنتی ہے۔ ان مندرجہ بالا جائیدادوں کا

دسواں حصہ ۱/۵ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور یہ بھی لکھ دیتا ہوں کہ آئندہ جو جس قدر آمد پیدا کرولگی اس کا بھی دسواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرنا۔ نیز میرے مرنے کے بعد بھی جس قدر میری جائیداد نموت ہو تو اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور میرے درشا کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

کاتب الحروف شیخ عبدالغفور سیف جانت احمدی چارکوٹ۔ العبد نشان انوشاد دوست محمد ولد عطاء محمد۔ گواہ شہد محمد صدیق ولد دوست محمد موسیٰ نادر چارکوٹ ضلع پونچھ۔ گواہ شہد عبدالغفور موسیٰ نادر چارکوٹ ڈاکخانہ کلکتہ کی منسلک پونچھ۔

**نمبر ۱۳۳۸** منکر جلال الدین نیر مولوی محمد فضل ولد محمد یحییٰ حسین صاحب مرحوم قوم بولہ پٹنہ گواہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب آج بتاریخ ۱۲/۳/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی کارکنیت میں مبلغ شش روپے صرف ہا ہا ملے ہیں۔ جن کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور اپنی زندگی میں ہر قسم کی آمد کا ۱/۵ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی گا۔ اگر کسی قسم کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ یا اجوارہ ملک میں پیدا ہوگا تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی

میری وفات کے وقت جس قدر جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہوگی اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ دین تقبل منا انک انت السميع العليم۔

العبد جلال الدین نیر انسپکٹ ہیت المال گواہ شہد عبدالرحیم سیف جانت احمدی گورداسپور گواہ شہد مرزا منور احمد ولد دیش معاون ناظر ہیت المال قادیان ۱۲/۳/۳۷

**نمبر ۱۳۳۸** میں سی حمزہ کو یا ولد عبدالرحمن عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کالیگٹ ضلع کراہ آج بتاریخ ۲۳/۳/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت یا سوار آمدہ ۱۰۳۰۱ ایک سو تیس روپے ہے میں تازکنیت اپنی ماہوار آمد کا ۱/۵ حصہ دلخواہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو تارک ہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کرولگی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر مرثہ ثابت ہو اس کے ۱/۵ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم ۲۸ ماہ انور پٹنہ

العبد سی حمزہ کو یا معرفت انجمن احمدیہ کالیگٹ WEST WALK STR. CALICUT (KERALA) گواہ شہد شیخ علی سیکڑی مان جانت احمدیہ کالیگٹ گواہ شہد محمد ابو الوفا مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کالیگٹ

**نمبر ۱۳۳۸** منکر حلیہ لشرکی بنت محمد سکر مولوی محمد حفیظ صاحب مرحوم احمدی پٹنہ ملازمیت عمر ۹۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب آج بتاریخ ۲۳/۳/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملازمہ ہوں۔ اور نصرت گورنر سکول میں بطور تاسانی کام کر رہی ہوں میری ماہوار تنخواہ اس وقت مبلغ ۱۰۵ روپیہ ہے میں اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر آئندہ کوئی جائیداد پیدا کرولگی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گی۔ میری وفات کے وقت میرا جو مرثہ ثابت ہو تو اس کے ۱/۵

کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ دین تقبل منا انک انت السميع العليم الامتہ۔ حلیہ لشرکی موصیہ ۲۳/۳/۳۷ گواہ شہد مولوی محمد حفیظ مکتا ولد محمد اسماعیل ولد گواہ شہد حفیظ احمد گجراتی ولد حافظ علی غفور درویش قادیان ۵/۳/۳۷

**نمبر ۱۳۳۸** منکر دین کنج احمد ولد محمد صاحب قوم مرلا پٹنہ پٹنہ ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۳ ستمبر ۱۹۳۷ ساکن پٹنہ ڈاکخانہ خاص ضلع کلکتہ گورداسپور کراہ بقاعی ہوش وحواس آج بتاریخ ۲۳/۳/۳۷

۲۶ اکتوبر ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ المزمیر سے پاس اس وقت ۱۹۶/۱۹۶ روپیہ نقد موجود ہے میں اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں وصیت منظور ہونے پر اس کا صلہ میں نقد ادا کر دوں گا۔

میرا گوارہ اس وقت بیچھی ہوئے ہیں مجھے ۱۰۱ روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے جس میں اپنی اس آمد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور انشاء اللہ ماہ ماہ حصہ آدہ ۱/۵ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔

میری وفات کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ دین تقبل منا انک انت السميع العليم۔

العبد دین کنج احمد پٹنہ پٹنہ پٹنہ ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقاعی ہوش وحواس آج بتاریخ ۲۳/۳/۳۷ وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت مندرجہ ذیل جائیداد حق ہر نہ مشورہ ۵۰۰/۵۰۰ کاٹھے طلا ایک تولہ سکہ کا ہار ۲ تولہ اس کے علاوہ میری جائیداد نہیں ہے میں اس کی مالک ہوں۔ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے پر میری جس قدر بھی جائیداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ دین تقبل منا انک انت السميع العليم۔

**نمبر ۱۳۳۸** میں محمد بیگ الہیہ احمد حسین صاحب قوم احمدی عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقاعی ہوش وحواس آج بتاریخ ۲۳/۳/۳۷ وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت مندرجہ ذیل جائیداد حق ہر نہ مشورہ ۵۰۰/۵۰۰ کاٹھے طلا ایک تولہ سکہ کا ہار ۲ تولہ اس کے علاوہ میری جائیداد نہیں ہے میں اس کی مالک ہوں۔ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے پر میری جس قدر بھی جائیداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ دین تقبل منا انک انت السميع العليم۔

الامتہ محمد بیگ زوجہ احمد حسین صاحب درویش قادیان ۱۶/۳/۳۷ گواہ شہد احمد حسین درویش موصیہ ۱۲/۳/۳۷ گواہ شہد بشیر احمد بہادر درویش قادیان ۱۶/۳/۳۷ گواہ شہد بشیر احمد بہادر درویش قادیان

العبد محمد بیگ زوجہ احمد حسین صاحب درویش قادیان ۱۶/۳/۳۷ گواہ شہد احمد حسین درویش موصیہ ۱۲/۳/۳۷ گواہ شہد بشیر احمد بہادر درویش قادیان ۱۶/۳/۳۷ گواہ شہد بشیر احمد بہادر درویش قادیان

## تقریباً رخصت نامہ اور دستاویز

بتاریخ ۲۲/۳/۳۷ بعد نماز عصر عزیزہ بشری بیگم سیال بہت حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقریب رخصتہ عمل میں آئی جن کا کالج خاک رکھنے بھائی چوہدری نواب الہ بن صاحب کے بیٹے عزیز محمد عبدالمنان کے ساتھ گزشتہ دنوں ہوا تھا۔ اس تقریب میں بعض ناظر صاحبان، اشراف صیغہ جانت اور دیگر احباب کے علاوہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب، حضرت مرزا عزیز احمد صاحب اور جناب مرزا منصور احمد صاحب نے بھی اذراہ شفقت شمولیت فرمائی۔ تلاوت اور نظم کے بعد جو حکیم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل نے کی اور پھر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کہ ریم نے حملہ حاضر بن سبت اس رشتہ کے مبارک اور مختصر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے ایک لمبی دعا فرمائی۔ اس طرح یہ تقریب ایک سادہ اور پیر وقار طریق سے اختتام پذیر ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ تمام مسخلفین کے لئے یہ رشتہ باوکت فرمائے۔ آمین (خاک راتاج الدین لائیکوری (ناظم دارالغرضاء) ربوہ)

## دعائے نعم البدل

میرا پوتا اور عزیز محمد عبد السلام صاحب کا چھوٹا لڑکا بابا السلام ۱۲/۳/۳۷ فوت ہو گیا ہے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ لے گیا ہو لڑکا کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اس کے نعم البدل علی فرماوے۔ (عبد الرب غیرت انسپکٹ ہیت المال دارالغرضاء ربوہ)

